بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلی عبدہ المسیح الموعود

شہرہ آفاق پادری

ڈاکٹر بلی گراہم

کو

روحانی دعوت

مبلغ اسلام جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس تبلیغ مشرقی افریقہ

اے تمام وہ لوگو! جو زمین پر رہتے ہو۔ اور اے تمام وہ انسانی روحو! جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو۔ میں پور
ر کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے
رآن نے بیان کیا اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ
اللہ علیہ وسلم ہے۔ ۔ ۔ ۔ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے
پاتے ہیں ۔

(حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام)

مبلغ عیسائیت جناب ڈاکٹر بلی گراہم

شہرۂ آفاق عیسائی مناد

ڈاکٹر بلی گراہم کو مبلغ اسلام شیخ مبارک احمد صاحب کا چیلنج

امریکہ کے شہرہ آفاق مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم نے حال ہی میں افریقہ کا ایک وسیع تبلیغی دورہ کیا۔ پادری صاحب کی آمد پر تمام بڑے بڑے شہروں بلکہ قصبوں میں بھی بے شمار ہینڈ بل اور پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ بعض مقامات پر بذریعہ ہوائی جہاز پمفلٹ گرائے گئے پبلک مناد وں اور ریڈیو کے ذریعہ اعلانات ہوئے ہوائی اڈہ اور شہر میں داخل ہونے پر جمہوریت لائبیریا نے ان کا شاندار استقبال کیا۔ صدر مملکت سمیت وزرا اور دیگر اعلیٰ افسران بڑی دلچسپی سے ان کے لیکچروں میں شریک ہوتے رہے۔

ڈاکٹر پادری بلی گراہم امریکہ کے مشہور مسیحی مناد ہیں جو دنیا کے اکثر ممالک (بشمولیت روس) کا دورہ کر چکے ہیں۔ ان کے دورہ افریقہ کا دنیا بھر کے باخبر حلقوں میں چرچا ہو رہا ہے۔

پادری صاحب موصوف جب نیروبی پہنچے اور انہوں نے عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا تو مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے رئیس التبلیغ محترم مولینا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل نے اسلام کی طرف سے انہیں چیلنج دیا اور فیصلے کی ایک آسان راہ ان کے سامنے رکھی آپ نے ڈاکٹر گراہم کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے نام جو خط لکھا اور جس کی اشاعت وہاں کے اخبارات میں بھی ہوئی درج ذیل ہے:۔

مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کا خط

نیروبی ۲۲ مارچ ۱۹۶۰ء

ڈیر ڈاکٹر گراہم

"میں احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ کی حیثیت سے نیروبی میں آپ کی آمد پر بڑی مسرت اور گرمجوشی کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ عیسائیت کی تبلیغ کو اپنا مطمح نظر قرار دینے میں آپ نے جس روح اور جذبے کا اظہار کیا ہے۔ وہ واقعی قابل قدر ہے اور میں آپ کے اس جذبے اور روح کو سراہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا۔ جس مقصد کے تحت آپ نے یہاں تشریف لانے کی زحمت اٹھائی ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میرے لئے یہ اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ میں آپ کو اسلام کی طرف دعوت دوں اور اسلام کی بے نظیر تعلیم کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ دلاؤں۔

بلاشبہ آپ بخوبی واقف ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں کہ انجیل کے بیان کے مطابق یسوع مسیح کا اپنا فرمان یہ ہے کہ "درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔" اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو اس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے سرک کر وہاں چلا جا اور وہ چلا جائے گا۔ اور کوئی بات تمہارے لئے ناممکن نہ ہوگی۔

پھر یہ بھی اس کا فرمان ہے کہ "یقین رکھتے ہوئے جو کچھ تم اس سے مانگو گے وہ سب کچھ تمہیں دیا جائے گا۔"

حضرت مسیح کے یہ اقوال ایک ایسے معیار کی حیثیت رکھتے ہیں جس کی مدد سے کسی مذہب کی صداقت کو بآسانی پرکھا جا سکتا ہے اب سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ آیا اس معیار مذاہب کی صداقت کو پرکھنے کا اس سے بڑھ کر اور کوئی موقع ہوگا جبکہ آپ مشرقی افریقہ کے لوگوں کی بھلائی کی خاطر خود یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں آپ نے بڑے بڑے شاندار مقالے

رقم فرمائے ہیں اور مروجہ عیسائیت کی تائید میں بڑی زوردار اور گرماگرم تقاریر کی ہیں۔ لیکن اگر خود یسوع مسیح کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق آپ کے اپنے مذہب کی صداقت عملاً دنیا پر ظاہر ہونے کی صورت نکل آئے تو یہ بات آپ کی ان تمام مساعی پر جو اب تک آپ کر رہے ہیں سبقت لے جائے گی۔

٢۔ اس کے بالمقابل میرا دعویٰ یہ ہے کہ آج روئے زمین پر صرف اور صرف اسلام ہی وہ ایک زندہ مذہب ہے جس پر عمل کر کے لوگ نجات یافتہ قرار پا سکتے ہیں۔ اور یہ کہ مروجہ عیسائیت آسمانی تائید و نصرت اور انسانوں کی حقیقی رہنمائی کے وصف سے یکسر بے بہرہ ہے۔ لہذا میں عوام کی بھلائی کی خاطر پوری عاجزی اور اخلاق کے ساتھ آپ کو ایک ایسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہوں جس کے ذریعہ ہم اپنے اپنے مذہب کو آشکارا کر سکتے ہیں۔

مقابلے کا ایک طریق یہ ہے کہ تیس ایسے مریض لے لئے جائیں جو میڈیکل سروسز کینیا کے ڈاکٹر صاحب کے نزدیک لاعلاج ہوں۔ ان تیس مریضوں میں سے دس یورپین دس ایشیائی اور دس افریقین ہوں۔ انہیں قرعہ کے ذریعہ میرے اور آپ کے درمیان مساوی تعداد میں بانٹ دیا جائے۔ پھر دونوں مذاہب کے پیروؤں میں سے چھ چھ آدمی ہمارے ساتھ اور آ شامل ہوں اور ہم اپنی اپنی جگہ اپنے مریضوں کی صحت یابی کے لئے خدا کے حضور دعا کریں۔ تاکہ اس امر کا فیصلہ ہو سکے کہ کس کو خدا کی تائید و نصرت حاصل ہے اور کس پر آسمان کے دروازے بند ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ تجویز قبول کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عین ان اصولوں کے مطابق ہے جو یسوع مسیح نے خود بیان فرمائے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے اس تجویز

کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ تو دنیا پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں اور دو اور دو چار کی طرح ثابت ہو جائے کہ صرف اور صرف اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جو خدا کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی صلاحیت سے بہرہ ور ہے۔

آپ کا مخلص (دستخط) شیخ مبارک احمد

رئیس التبلیغ احمدیہ مسلم مشن مشرقی افریقہ (نیروبی)

اگرچہ ڈاکٹر گراہم نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا لیکن جب وہاں کے اخبارات میں اس چیلنج کا خوب چرچا ہوا اور اخبارات نے محترم شیخ صاحب کا فوٹو شائع کر کے اس کے چیلنج کو اہمیت دی تو ایک شخص نے اس چیلنج سے متاثر ہو کر ڈاکٹر گراہم کے ایک پبلک لیکچر کے بعد ان سے یہ سوال کیا کہ آپ مولینا مبارک احمد صاحب کے چیلنج کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ سائل کے اس سوال کا جو جواب ڈاکٹر گراہم نے دیا اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار "دی سنڈے پوسٹ" لکھتا ہے:۔

"جلسے کے اختتام پر ایک ایشیائی ڈاکٹر گراہم کے پاس آیا اور اس نے ان سے دریافت کیا کہ وہ کوئی ایسی مجلس بھی منعقد کریں گے جس میں مریضوں کو چنگا کرنے کا انتظام کیا جائے۔"

ڈاکٹر گراہم کا جواب

ڈاکٹر گراہم نے جواب دیا "میرا منصب وعظ کرنا ہے چنگا کرنا نہیں۔ میں صرف وعظ کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ خدا کی مرضی پوری ہو۔"

قبل ازیں شیخ مبارک احمد نے دعویٰ کیا تھا کہ "اگر ڈاکٹر گراہم نے چیلنج قبول کرنے سے انکار کیا تو اس سے دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ صرف اسلام ہی ایسا مذہب ہے جو بندے کا خدا سے تعلق قائم کرنے کی صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے۔"

"شیخ مبارک احمد نے یہ بھی دعویٰ کیا۔ کہ انہوں نے خود ذاتی طور پر دعا کے ذریعہ لوگوں کا علاج کیا ہے اور وہ شفایاب ہوئے ہیں۔"

— (دی سنڈے پوسٹ نیروبی ۶ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۳۶)

روزنامہ "آرگوس" کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۶۰ء نے لکھا:۔

بلی گراہم کے احاطۂ امکان سے باہر

امریکی ایونجلسٹ (EVANGELIST) کا اسلامی چیلنج منظور کرنے سے انکار

نیروبی بروز ہفتہ مورخہ ۵ مارچ ۱۹۶۰ء

امریکی ایونجلسٹ بلی گراہم نے جو مشرقی افریقہ کا دورہ کر رہا ہے۔ کینیا کے ایک مسلم روحانی آدمی کا دونوں مذاہب (اسلام اور عیسائیت) میں مقابلہ کا چیلنج منظور نہیں کیا۔

جب ڈاکٹر گراہم اپنے روانڈا (RVANDA) اور ارنڈی (URONADI) کے سفر سے نیروبی واپس آیا تو اسے مولینا شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مسلم مشن مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ کا ایک مکتوب دیا گیا۔

یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ صرف اسلام ہی دنیا میں زندہ مذہب ہے جس کے ذریعہ انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔

اور کہ عیسائیت میں کوئی آسمانی برکت یا رہنمائی انسان کے لئے نہیں۔ مکتوب میں لکھا تھا۔ "سو میں آپ کو کمال عاجزی اور خلوص سے انجان عوام کے استفادہ کے لئے ایک ایسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہوں جس کے ذریعہ سے ہم دونوں اپنے اپنے دعووں کی صداقت واضح کر سکتے ہیں۔"

۳۰ لاعلاج مریض

مکتوب میں درج تھا کہ ایک طریق ایسا کرنے کا یہ بھی ہے۔ کہ تیس ایسے مریض سے لئے جائیں۔ جن کو کینیا کے ڈائرکٹر میڈیکل سروسز لاعلاج قرار دیں ان میں دس یورپین دس ایشین اور دس افریقین ہوں۔ پھر ہم اپنے ساتھ اپنے اپنے دین کے چھ چھ آدمیوں کو دعائیں شامل کر لیں۔ جو خدا تعالیٰ سے اپنے اپنے حصہ کے مریضوں کی صحت یابی کے لئے دعا کریں۔ تاکہ فیصلہ ہو سکے کہ کس فریق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم شامل ہے اور کس پر اس کا (خدا تعالیٰ) دروازہ بند رہتا ہے۔"

جواب

"مجھے یقین ہے کہ آپ کو یہ تجویز منظور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہوگا کیونکہ یہ عین (حضرت) عیسیٰؑ کے اصول کے مطابق ہے۔ لیکن اگر آپ نے اس سے انکار کر دیا۔ تو دنیا پر ثابت ہو جائے گا کہ اسلام ہی ایسا دین ہے جو انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق استوار کر سکتا ہے۔"

ڈاکٹر بلی گراہم نے جواب دیا:۔ کہ

"ایسے مقابلے کرنا ان کا کام نہیں۔"

(نامہ نگار آر گوس دساپا۔ اے پی)

یہ ذکر دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جنوری ۱۹۶۰ء کے آخر میں جب بلی گراہم لائبیریا میں آئے۔ تو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری امیر و مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن نے بہت کوشش کی کہ وہ پبلک گفتگو پر رضامند

ہو جائیں۔ مگر بے سود۔ مکرم مولوی صاحب لکھتے ہیں:۔

"۱۵ر جنوری کو ان کی (ڈاکٹر گراہم) لائبیریا سے اچانک روانگی کے وقت میں بھی اتفاقاً قصر جمہوریت کے قریب ہی پوسٹ آفس میں موجود تھا۔ میں نے ان سے اس وقت وہاں پہنچ کر پوچھا کہ میری چٹھی اور مذہب اسلام پر ہمارا لٹریچر جو آپ کو پیش کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ جس پر آپ نے صرف اتنا کہا۔ کہ جو "کام تم افریقہ میں کر رہے ہو کاش مجھے بھی تمہاری طرح بطور مشنری یہاں باقاعدہ یہ کام کرنے کی توفیق ملے۔ مجھے تم پر رشک آتا ہے۔ ہاں آپ کی چٹھی پڑھنے کی فرصت ابھی نہیں ملی۔ جہاز میں پڑھوں گا۔ اس کے بعد آج تک خاموشی ہے۔ جس کا مطلب ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔

(تفصیلی مضامین کے لئے ملاحظہ ہو الفضل ۵؍۷ جولائی ۱۹۶۰ء)

ڈاکٹر گراہم کا یہ انکار اور مقابلے پر آنے سے عجز کا اظہار اسلام کی ایک شاندار فتح پر دلالت کرتا ہے جو جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے مشرقی افریقہ میں ظاہر فرمائی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ــــ روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲ اپریل ۱۹۶۰ء لکھتا ہے:۔

حال ہی میں امریکہ کے مشہور و معروف پادری بلی گراہم نے افریقہ کا دورہ کیا گذشتہ ہفتہ انہوں نے صدر آئزن ہاور سے وائٹ ہاؤس میں چالیس منٹ کے لئے تبادلہ خیالات کیا اور صدر آئزن ہاور کو یہ مشورہ دیا کہ نائیجیریا کا دورہ

کریں۔ انہوں نے رپورٹروں کو بتایا کہ مسلمان مشنری مشرقی افریقہ میں جب سات حبشیوں کو مسلمان بناتے ہیں۔ تو عیسائی مشنری کہیں مشکل سے تین حبشیوں کو عیسائی بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔"

آگے چل کر جماعت احمدیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"افریقہ میں اگر کوئی پاکستانی مذہبی مشنری کام کر رہی ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہے۔ مشرقی افریقہ میں مسلمانوں کی آبادی پندرہ فی صد ہے جس میں ایسٹ افریقین ٹائمز کے بیان کے مطابق دس لاکھ افریقی لوگ احمدی ہیں۔ پرتگیزی مشرقی افریقہ میں تقریباً دس لاکھ افریقی مسلمان ہو چکے ہیں۔ جن میں غالب اکثریت احمدیوں کی ہے۔ نیروبی میں تو خیر احمدیوں نے ایک بہت بڑا مذہبی تبلیغی مرکز قائم کر رکھا ہے۔ جو روزانہ انگریزی اخبار بھی شائع کرتا ہے۔ اور اس کے علاوہ تعلیم کے اس سنٹر نے کالج وغیرہ بھی قائم کر رکھے ہیں بلی گراہم جب اپنے حالیہ دورے میں نیروبی گئے۔ تو اسلام کی طرف سے اگر کسی جماعت نے انہیں مباحثہ کی دعوت دی تو وہ جماعت احمدیہ تھی۔"

(نمائندہ خصوصی نوائے وقت متعین امریکہ مسٹر حفیظ ملک)

سکرٹری اصلاح و ارشاد خواجہ محمد شریف
جماعت احمدیہ حلقہ دہلی گیٹ

(الاعلان شائع شدہ الاعتصام)